CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

سوموار 7 اگست 2000ء- 6 جمادی الاول 1421 ہجری- 7 ظہور 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 178

خدا کی بات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت میں سراقہ نے آپ کو پکڑنے کیلئے تعاقب کیا تھا۔ جب وہ ناکام واپس جانے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی درخواست پر اس کے لئے امن کی تحریر لکھ دی۔ پھر فرمایا۔ سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ فتح مکہ کے بعد سراقہ مسلمان ہو گیا اور حضرت عمرؓ نے ایران کی فتح کے بعد کسریٰ کے کنگن اس کے ہاتھوں میں پہنائے۔

(صحیح بخاری کتاب بنیان الکعبہ باب ہجرۃ النبیؐ اسد الغابہ ذکر سراقہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب۔ 29 جولائی 2000ء

افریقہ میں شہر، قصبے اور گاؤں کے گاؤں احمدیت میں داخل ہو گئے

آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو، بینن، ٹوگو، نائیجر، سینیگال اور گنی بساؤ میں لکھوکھہا افراد کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

خوابوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل افریقہ کی حق کی طرف رہنمائی کے نشانات

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے) قسط نمبر 2

رقیم پریس

اس کے انچارج ملک مظفر ہیں۔ ان کے تحت افریقہ کے ممالک میں جماعت احمدیہ کے چھاپے خانے مفید کام کر رہے ہیں۔ یہ چھاپے خانے جدید مشینوں سے آراستہ ہیں۔ ان کو پرنٹنگ کے لئے خام مال نہایت سستا لے کر بھجوایا گیا۔ خدا کے فضل وکرم سے ان پریسوں کا معیار اتنا اچھا ہے کہ حکومتیں اپنے پریس ہونے کے باوجود ہمارے پریسوں سے اپنا مواد شائع کروا رہی ہیں۔ رقیم پریس نے 2 لاکھ 31 ہزار کتب و جرائد شائع کئے۔ افریقہ کے پریسوں نے 1 لاکھ 82 ہزار 300 کتب ورسائل شائع کئے۔

پریس اور پبلیکیشنز

چوہدری رشید احمد صاحب کی سربراہی میں ان کی ٹیم بڑی مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ کی سربراہی میں احمدیہ ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس کام کر رہی ہے۔ اس سال ان کی خدمات کے نتیجے میں 2 لاکھ 65 ہزار پاؤنڈ کی بچت ہوئی۔

وقف نو

اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں 20 ہزار 515 بچے شامل ہو چکے ہیں۔ ان میں لڑکوں کی تعداد 14 ہزار 259 اور لڑکیوں کی تعداد 6256 ہے۔ اس کے تحت پیدائش سے پہلے بچے وقف کئے جاتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے حیرت انگیز طور پر لڑکے زیادہ ہیں ان کی تعداد لڑکیوں سے دگنی سے بھی زیادہ ہے۔

ہومیو پیتھی

حضور نے فرمایا ہومیو پیتھی کی نئی کتاب کا انگریزی ترجمہ ہو رہا ہے۔ اس سے باقی زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ کیا جاسکے گا۔ حضور نے فرمایا نادار ضرورت مندوں کی مالی امداد کا سلسلہ زور وشور سے جاری ہے۔

ایم ٹی اے

مختلف ممالک میں ایم ٹی اے کے کارکن ایک دمڑی بھی جماعت سے نہیں لیتے۔ ساری دنیا میں احمدیت کے پروگرام تیار ہو رہے ہیں۔ یورپ اور امریکہ کو ڈیجیٹل نظام سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ایم ٹی اے کے بارے میں مختلف لوگوں کے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا ایک عرب شہزادہ خالد کے مشیر نے ایم ٹی اے کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا قادیانیوں کے چینل نے وہ کام کیا جو ساری مسلم دنیا بھی مل کر نہ کر سکی۔ ایک عرب شیخ نے کہا جماعت احمدیہ بہت ہی منظم جماعت ہے۔ ان کے اپنے چینل ہر جگہ موجود ہیں۔ چین کی خبر رساں ایجنسی نے بھی ہم سے رابطہ کیا ہے۔ ہمارے ذریعے سے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال دنیا بھر کو سکھایا جا رہا ہے۔ اب خدا کے فضل سے وائلڈ لائف پروگرام بھی ہم خود تیار کر رہے ہیں۔ باہر سے خریدنے پر یہ پروگرام بہت مہنگے پڑتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایم ٹی اے کے مرکز لندن میں 12 شعبے ہیں جن میں 151 رضا کار باری باری ٹرانسمشن کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ٹی وی- ریڈیو- اخبارات

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا بھر کے ٹیلی ویژن ریڈیو اور اخبارات میں بھی جماعت احمدیہ کا نکتہ نظر بیان ہوتا رہتا ہے۔ مختلف ٹی وی سٹیشنوں سے جماعت کے 515 پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوئے جس پر 1648 گھنٹے صرف ہوئے۔ اس کے علاوہ ریڈیو کے 945 پروگرام نشر ہوئے اور دنیا بھر کے 766- اخبارات نے جماعت احمدیہ کے بارے میں اچھے آرٹیکل شائع کئے۔

ناداروں کی امداد

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ناداروں اور مستحقین کی غیر معمولی امداد کی توفیق مل رہی ہے۔ ان میں افریقن ممالک، بنگلہ دیش اور ہندوستان کے غرباء شامل ہیں۔ افریقہ کے ممالک میں غربت

مسلسل صفحہ 2 پر

آسمانی نشان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

○ خدا نے میری دعاؤں میں سب سے بڑھ کر قبولیت رکھی ہے۔

○ خدا نے مجھے آسمان سے نشان دیئے ہیں خدا نے مجھے زمین سے نشان دیئے ہیں۔

○ خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔

○ خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائل صدق میں غالب رہیں گے اور دنیا میں اکثر وہ اور ان کی نسل بڑی بڑی عزتیں پائیں گے تا ان پر ثابت ہو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ کچھ نقصان نہیں اٹھاتا۔

○ خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ قیامت تک اور جب تک کہ دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جائے میں تیری برکات ظاہر کرتا رہوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

○ خدا نے آج سے بیس برس پہلے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرا انکار کیا جائے گا اور لوگ تجھے قبول نہیں کریں گے پر میں تجھے قبول کروں گا اور بڑے زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دوں گا۔

○ اور خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا اور مظہر الحق والعلاء ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ (-) دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں (دین حق) سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

(تحفہ گولڑویہ- روحانی خزائن جلد 17 ص 181)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مٹانے کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔ خون کے عطیات بھی دیئے جاتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کی رفاہی تنظیم ہیومینیٹی فرسٹ نے سیرالیون، لائبیریا اور تنزانیہ کے ممالک میں ہزاروں افراد کو خوراک اور طبی امداد مہیا کی۔ سینکڑوں مریضوں کی آنکھوں کے آپریشن کئے گئے۔ مصنوعی اعضاء لگائے گئے۔ اس ضمن میں احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن اور امریکہ اور ماریشس کے ڈاکٹروں کی خدمات قابل ذکر ہیں۔

دعوت الی اللہ کے ثمرات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دعوت الی اللہ کے ثمرات کے سلسلے میں بعض ممالک خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ میں 1129 نئے مقامات پر جماعت قائم ہوئی ان میں سے 154 مقامات پر نظام جماعت قائم کر دیا گیا۔ سال بھر میں 826 (بیوت الذکر) کا اضافہ ہوا۔ اس وقت آئیوری کوسٹ میں جماعت کی بیوت الذکر کی کل تعداد 2003 ہے۔ 14 ریجنز میں بیوت الذکر کی تعمیر کا کام شروع ہے۔ دعوت الی اللہ کی مہمات کے سلسلے میں 709 چیفس اور 806 ائمہ احمدی ہوئے۔ رویاء کے نتیجے میں کثرت سے اللہ نے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی۔ گاؤں کے گاؤں احمدی ہو گئے۔

مکرم ابوبکر بورا صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ان کے گاؤں میں ایک سفید اور تین افریقن آئے اور سفید آدمی سے میں نے مصافحہ کیا۔ اس خواب کے عین مطابق ہمارے گاؤں میں دعوت الی اللہ کرنے کے لئے وفد آیا۔ اس گاڑی میں چار افراد سوار تھے۔ ایک سفید (پاکستانیوں کو افریقی سفید کہتے ہیں) باقی تین افریقن تھے۔ اسی خواب کے مطابق میں نے سب سے پہلے سفید سے مصافحہ کیا۔ یہ نشان دیکھ کر اسی وقت دو ہزار تین صد بارہ افراد نے بیعت کر لی۔

بورکینافاسو

مکرم باسط احمد صاحب بتاتے ہیں کہ ایک وفد دعوت الی اللہ کے پروگرام کے ساتھ بورکینا فاسو کے ایک قصبہ میں پہنچا۔ وہاں کے ایک امام صاحب ہیں جن کی عمر 80 سال سے تجاوز کر رہی ہے۔ ان سے متعدد مرتبہ رابطہ کیا گیا مگر وہ قبول نہ کرتے تھے۔ اس دفعہ وفد آیا تو انہوں نے تینوں بیویوں سمیت احمدیت قبول کر لی۔ انہوں نے بتایا کہ تین ہفتوں سے میرے پیٹ میں سخت تکلیف تھی۔ اور کمزوری کا بہت احساس تھا۔ آج آپ کے وفد نے قدم رکھا ہی تھا کہ یوں محسوس ہوا کہ بیماری مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے کمزوری کا کوئی اثر بھی باقی نہیں رہا۔ انہوں نے احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا تو علاقے میں 4488 افراد احمدی ہو گئے۔

آئیوری کوسٹ نارتھ

اس کے علاقے میں ایک چیف صاحب سے ہمارے وفد کی ملاقات ہوئی۔ ان کی عمر 100 سال ہے اور وہ اپنے علاقے میں (دین) کے مستقبل کے بارے میں پریشان تھے۔ ان کو چند برس قبل امام مہدی کی آمد کا پتہ چلا مگر ان سے رابطہ نہ ہو سکا۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ نے مجھے لمبی عمر اس لئے دی ہے کہ میں مہدی کی جماعت سے مل سکوں اب میں اطمینان کی موت پا سکوں گا۔ جماعت اب علاقے کو سنبھال لے۔ چیف صاحب موصوف کے ساتھ 13 ہزار 529 افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

آئیوری کوسٹ میں دو گروپ تھے۔ ہمارے وفد نے ان کو خوشخبری دی کہ امام مہدی تشریف لا چکے ہیں اس جگہ 3969 بیعتیں ہوئیں۔

مکرم حامد مقصود صاحب لکھتے ہیں ہمارا وفد ایک گاؤں پہنچا۔ رات کے اندھیرے میں محسوس ہوتا تھا کہ چھوٹا سا گاؤں ہے خیال آیا کہ اگلے گاؤں چلیں۔ وہاں سے چلنے لگے تو وہاں کے امام نے راستہ روک لیا۔ اور کہا کہ کلمہ کی محبت میں رک جائیں۔ وہاں رک گئے۔ ان کو احمدیت کا پیغام سنایا تو اتنے متاثر ہوئے کہ کہا اب سے اس گاؤں کا نام احمدیہ گاؤں ہو گا۔ اور کہا کہ تمام مرد عورتیں بچے احمدی ہوں گے اور تین نسلوں تک پیدا ہونے والے سب احمدی ہوں گے۔ یہاں پر 1575 افراد نے جماعت میں شمولیت کی۔

آئیوری کوسٹ میں مخالفوں کی نامرادی

ایک علاقے کے نوجوانوں نے گاؤں کے مولویوں سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو پر قربان ہونے کے لئے جماعت احمدیہ تو تیار ہے۔ مگر مولویوں کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے احمدیہ وفد کو بلایا۔ اب تک خدا کے فضل و کرم سے اس سارے علاقے میں ایک لاکھ 25 ہزار 760 افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

آئیوری کوسٹ کا وہ علاقہ جو کوناکری سے ملحقہ ہے وہاں پر اب جماعت احمدیہ کے خلاف پروپیگنڈہ برداشت نہیں کیا جاتا۔ یہاں پر 350 سے زائد مقامات پر دو لاکھ 50 ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

آئیوری کوسٹ کے شمال میں ایک علاقہ ہے جہاں کے لوگ سخت متکبر اور بد رسوم میں گھرے ہوئے تھے۔ چند سال قبل 1997ء میں ان لوگوں نے احمدیت قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور بد زبانی کی تھی۔ یہاں سے احمدیہ جماعت کے وفود بہت دکھے دل کے ساتھ واپس آئے مگر دعا کرتے رہے۔ اس سال پھر توجہ کی گئی تو لگتا تھا کہ یہ وہ جگہ ہے ہی نہیں ہر جگہ کامیابی ملی۔ 30 مقامات پر 12 ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اور بیعتوں کا سلسلہ خدا کے فضل و کرم سے جاری ہے۔ (جاری ہے)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پھر خزاں میں بہار آئی ہے

لو مرا یار برملا آیا
قادرِ کُل کا آسرا آیا

فتح و نصرت کے گیت گاتا ہوا
شان سے لشکرِ خدا آیا

مومنوں کا اک اور جمِ غفیر
ایک ہی سال میں چلا آیا

جن کو روندا گیا تھا پیروں میں
دیکھ ان کی طرف سے کیا آیا

خونِ قادر ہو یا لطیف (ؓ)
عرش کے پائے تک ہلا آیا

آنسوؤں کی جھڑی میں ہنستا ہوا
تاجور مردِ باخدا آیا

پھر خزاں میں بہار آئی ہے
پھر مرا یارِ باوفا آیا

بن گیا شاہ بادشاہوں کا
جو بھی در پہ ترے گدا آیا

تو ہواؤں پہ رقص کرتا ہے
آج من میں ترے یہ کیا آیا

جان طاہر کے ہاتھ میں دے کر
آج واللہ بڑا مزا آیا

طاہر عارف

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

بشیر الدین احمد سامی صاحب

محترم مرزا عبد الرحیم بیگ - ایک تاریخ ساز خادم سلسلہ
اور جماعت احمدیہ کراچی کی تاریخ کے ادوار

جماعت احمدیہ کراچی کی تاریخ کے حوالہ سے سال 1918ء کا دور ایسا دور تھا۔ جبکہ کراچی میں احمدیوں کی قابل ذکر آبادی نہیں تھی۔ کیماڑی بندرگاہ کے قریب کا علاقہ تھا۔ اور اس خصوصیت کی وجہ سے یہ علاقہ محنت و مزدوری اور روزگار کے مواقع پیدا کرتا تھا۔ اس علاقہ میں ان دنوں صرف ایک ہی احمدی تھا۔ جن کا نام بابو فرزند علی تھا۔ وہ اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھتے تھے۔ ان کا اپنا کہنا تھا۔ کہ وہ اکثر دعائیں کیا کرتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے لئے کوئی اور احمدی ساتھی بنا دے۔ چنانچہ 1918ء میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں 17 احمدی جمع ہو گئے (بحوالہ الفضل قادیان۔ 31 اگست 1918ء) اور یکم اگست 1918ء سے باقاعدہ جماعتی تنظیم قائم ہو گئی۔ اس طرح کراچی کا بحیثیت جماعت مرکز سلسلہ قادیان سے رابطہ ہو گیا۔ اسی سال ہندوستان کی ریاست جیند سے مرزا عبد الحکیم بیگ صاحب بھی کراچی تشریف لائے اور پھر یہیں کے ہی ہو رہے۔ اسی اثناء میں ان کی بابو اللہ داد صاحب سے جان پہچان ہو گئی جو علمی ذوق رکھتے تھے۔ مرزا عبد الحکیم بیگ صاحب اپنی ذات میں سادہ مزاج۔ کم گو۔ تقویٰ شعار اور مرنجاں مرنج شخصیت تھے۔ سفید پوشی میں گذر بسر تھی۔ بابو اللہ داد صاحب سے جونہی ان کی دوستی کا تعلق آگے بڑھا انہوں نے حضرت مسیح موعود کی ایک کتاب مطالعہ کے لئے پیش کر دی۔ بابو اللہ داد صاحب اس کتاب سے اس قدر متاثر ہوئے۔ کہ بہت جلد وہ احمدیت کی آغوش میں آ گئے۔ رفتہ رفتہ یہی دوستی خاندانی تعلقات پر منتج ہوئی۔ مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب ان کے بڑے بیٹے تھے۔ ہائی سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے ساتھ ہی معاش کی دنیا میں نکل آئے۔ اور اپنے کنبے کی ذمہ داریوں میں اپنے والد کے ممد و معاون ہو گئے۔ اسی تگ و دو کے ساتھ ساتھ بابو اللہ داد صاحب سے ان کے خاندانی تعلقات بیگ صاحب کے لئے انہیں قریب سے دیکھنے کا بہانہ بھی بن رہے تھے۔ اور ان کی نہاں صلاحیتوں کو چابک لگا رہے تھے۔ جس نے ان کے علمی ذوق۔ خدمت اور دعوت الی اللہ کے جذبہ میں ایک ہلچل پیدا کر رکھی تھی۔ بابو اللہ داد صاحب کراچی میں پوسٹ ماسٹر جنرل تھے اسی عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ وہ ایک محقق اور سکالر تھے۔ دعوت الی اللہ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ آگے چل کر وہ جماعت کراچی کے جنرل سیکرٹری بھی ہوئے۔

کراچی میں صدارت کا قیام

تاریخی اعتبار سے کراچی کی جماعت کے لئے سال 1926ء ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جبکہ کراچی کی جماعت نے باقاعدہ انجمن کی شکل اختیار کر لی تھی۔ جس کی تشکیل میں مکرم شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس پریذیڈنٹ تھے۔ مکرم محمد عبد الرحمن صاحب کلرک کسٹم ہاؤس جنرل سیکرٹری۔ مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب انسپکٹر پولیس۔ محاسب۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سب انسپکٹر پولیس' آڈیٹر و امور عامہ۔ اور مکرم چوہدری علی احمد صاحب ہیڈ کانسٹیبل سیکرٹری دعوت الی اللہ (بحوالہ احمدیہ گزٹ قادیان 11۔ اگست 1926ء)

اسی سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان سے ایک وفد جس میں بزرگ رفقاء حضرت مسیح موعود شامل تھے۔ کراچی کی جماعت میں بھجوایا۔ اس وفد نے کراچی کی جماعت کو تربیتی اور دعوت الی اللہ کے لحاظ سے متحرک کر دیا۔ اس وفد میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری۔ مکرم حافظ جمال احمد صاحب فاضل اور مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری شامل تھے۔ چنانچہ 30 ستمبر 1926ء کو تھیوسافیکل ہال میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے زندہ اور عالمگیر مذہب کے عنوان سے نہایت دلچسپ اور مؤثر تقریر فرمائی۔

رنچھوڑ مارکیٹ کے نزدیک ایک چوک میں حضرت مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری اور مکرم حافظ جمال احمد فاضل صاحب نے محاسن دین کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

2 اکتوبر 1926ء کو گاڑی کاتی میدان (رام سوامی) میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے "کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

3 اکتوبر 1926ء کو خالقدینا ہال میں حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری اور مکرم حافظ جمال احمد صاحب فاضل نے ختم نبوت کے موضوع پر پر اثر تقاریر فرمائیں۔ اسی شام کو مکرم مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود پر تقریر فرمائی۔ ایک اہل حدیث مولوی محمد عثمان دہلوی صاحب جو اس جلسہ میں موجود تھے۔ ان کے اعتراضات کے جوابات نہایت عالمانہ قابلیت کے ساتھ دیئے۔ یہ سلسلہ اگرچہ نصف گھنٹہ کے لئے مقرر تھا۔ لیکن سامعین کی دلچسپی کی وجہ سے رات کے بارہ بجے تک جاری رہا۔

(بحوالہ الفضل 19۔ اکتوبر 1926ء)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے جہاں جماعت کے دوستوں سے مل کر اور اپنی دعاؤں کے اثر سے روحانی تغیر پیدا فرمایا۔ وہاں دعوت الی اللہ کے کام میں بھی جان ڈال دی۔ مکرم شیخ امتیاز علی احمدی تھانیدار ڈرگ روڈ چھاؤنی کے پریذیڈنٹ جماعت تھے۔ انہوں نے حضرت مولانا راجیکی صاحب کو ڈرگ روڈ میں مدعو کیا۔ حضرت راجیکی صاحب جب ڈرگ روڈ اسٹیشن پر تشریف لائے تو غیراز جماعت شرفاء سمیت بہت سے دوستوں نے پر جوش استقبال کیا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ پھر ڈرگ روڈ کی ایک غیراز جماعت لوگوں کی جامع مسجد میں ان کا لیکچر کروایا۔ حضرت راجیکی صاحب کے تربیتی اور دعوت الی اللہ کے دورے اس قدر پر اثر ثابت ہوئے کہ جماعت احمدیہ کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ حضرت راجیکی صاحب کا قیام ایک ماہ سے بڑھا کر چار ماہ کر دیا جائے۔ چنانچہ حضور نے اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اس طرح حضرت راجیکی صاحب کی بابرکت موجودگی سے سلسلہ کا وقار عام لوگوں کے دلوں پر منقوش ہوا۔ اسی دوران دس سعید روحیں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ جماعت احمدیہ کراچی نے اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے اپنے دلی جذبات کا اظہار باقاعدہ ایک قرار داد کی صورت میں کیا۔ کہ حضور نے ازراہ شفقت حضرت راجیکی صاحب کو مزید یہاں رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(بحوالہ اخبار الفضل 10۔ اگست 1926ء)

غرضیکہ ان بزرگوں کے فیض کا اثر واضح طور پر دوسری دہائی میں کراچی شہر میں نظر آرہا تھا۔ جس کی ایک صورت یہ تھی کہ 1927ء میں رنچھوڑ لائین کراچی شہر میں بھی ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہو گئی۔ اور انہوں نے یہ ضرورت محسوس کی کہ کراچی جیسی مشہور بندرگاہ اور بڑے شہر کی مناسبت سے اچھے پیمانے پر ایک لائبریری قائم کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے محدود وسائل کے باوجود ایک لائبریری قائم کر لی۔ جو رنچھوڑ لائین طیب جی محمد ملا بھائی بلڈنگ میں تھی۔

(بحوالہ الفضل 11۔ جنوری 1927ء)

سولجر بازار میں جماعت کا قیام

پھر اسی طرح 1928ء میں سولجر بازار میں بھی جماعت کا قیام عمل میں آ گیا۔ جس کے پریذیڈنٹ مکرم عبد الرزاق خان صاحب (ریلوے گارڈ) مقرر ہوئے۔ مکرم عبد الغفور خان صاحب (میونسپل ٹیچر) جنرل سیکرٹری۔ مکرم رفیع الزمان خان صاحب (کلرک کسٹم) سیکرٹری۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب دکاندار۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت و امام الصلوٰۃ اور ڈاکٹر محمد بخش صاحب محاسب۔

(بحوالہ احمدیہ گزٹ قادیان 11۔ اگست 1928ء)

مکرم بابو اللہ داد صاحب جنرل سیکرٹری کی رپورٹ کے مطابق حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے 1929ء میں تھیوسافیکل ہال میں ایک کامیاب لیکچر دیا۔

(بحوالہ الفضل 22 ستمبر 1929ء)

حضرت مفتی صاحب 1911ء میں بھی کسی کام کی غرض سے کراچی آئے تھے۔ اور 23 روز تک قیام فرمایا۔ اس کا ذکر 5/ اکتوبر 1911ء کے اخبار بدر میں ملتا ہے۔ جس کی زیادہ تفصیل درج نہیں۔

مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب

جماعت احمدیہ کراچی کے اس تاریخی پس منظر کے بیان کا مقصد یہ تھا۔ کہ یہ اندازہ ہو سکے۔ کہ اس وقت کی احمدی نسلیں کیسے کیسے مستجاب الدعوات بزرگوں سے شعوری اور غیر شعوری طور پر فیض پا رہی تھیں۔ مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب اسی ماحول میں پنپنے والی نسل کے نمائندہ تھے۔ خلافت اور سلسلہ کے ساتھ گہری وابستگی اور محبت رکھنے والے نوجوان۔ تاریخ اسلام کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کر رکھا تھا۔ حضرت رسول کریم ﷺ کی سیرت کے ہر پہلو پر مؤثر تقریر کا ملکہ تھا۔ نوجوانوں کے مسائل کو تاریخ اسلام کی روشنی میں جانچنے اور پرکھنے کا سلیقہ رکھتے تھے۔ اور یہی ان کی تقریر۔ تحریر اور گفتگو کا انداز تھا۔ یہی وہ ان کی مدبرانہ خصوصیات تھیں جنہوں نے ان کے لئے ہر کس و ناکس کے دل میں جگہ بنا رکھی تھی۔ اور وہ عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے۔

تربیت و اصلاح کے میدان میں بھی بیگ صاحب کے طریق نرالے تھے۔ وہ قابل اصلاح نوجوانوں کے دل کی سختیوں پر ضرب لگانے کے عادی نہ تھے۔ بلکہ اپنے دھیمے پن' شفقت اور پیار سے ایسی نرمی کی فضاء پیدا کر دیتے کہ وہ انسان ٹوٹنے سے بچ جاتا۔

کراچی کے مخلصین

پاکستان بنا تو بیگ صاحب اپنی عنفوان شباب میں تھے۔ ان کا شہر کراچی ایک عظیم مملکت کا صدر مقام بن چکا تھا۔ اس شہر قائد نے اپنی مادرانہ شفقت سے لاکھوں لاکھ انسانوں کو اپنی آغوش میں سمو لیا تھا۔ اسی رو میں جماعت کے دوستوں کا بھی ایک گروہ کثیر کراچی کا حصہ بن چکا تھا۔ جس سے کراچی میں مخلصین کی ایک بھیڑ لگ گئی تھی۔ وہ مخلصین جنہوں نے کراچی کی جماعت کو اس وقت انتظامی لحاظ سے سنوارنے میں حصہ لیا۔ ان کی ایک لمبی فہرست ہے۔

المصلح کا اجراء

مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب سے پہلے میجر شمیم احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ کراچی تھے۔ انہوں نے بہت سے نئے پروگراموں کو عملی جامہ پہنایا۔ جن میں ایک پندرہ روزہ المصلح کا اجراء تھا۔ جو یکم اگست 1951ء کو ہفتہ وار ہو گیا۔ بیگ صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ کے اس رسالہ کو زندہ رکھنے کے لئے مسلسل جدوجہد کی۔ بیگ صاحب 1952ء میں خدام الاحمدیہ کراچی کے قائد منتخب ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی ودیعت فرمودہ صلاحیتوں سے بھرپور کام لیتے ہوئے کامیاب قائد بنے۔ ان کی قیادت میں 1953ء کا سال خاص اہمیت کا سال ہے۔ جبکہ ملک بھر میں جماعت کے خلاف معاندین سلسلہ نے مخالفت کا طوفان برپا کر دیا تھا۔ اس موقع پر بیگ صاحب نے کمال فراست سے نوجوانوں کی صلاحیتوں سے کام لیا۔ اور ان کے جذبات کو اعتدال پر رکھا۔ اسی طوفان میں ضرورت محسوس ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت کراچی کو صدر انجمن کا اعزاز عطا فرمایا تھا۔ جس میں بیگ صاحب بھی شامل تھے۔ اسی طوفان میں حکومت پنجاب نے اخبار الفضل جو لاہور سے شائع ہوتا تھا۔ بند کر دیا۔ جس سے مرکز سلسلہ کا رابطہ جماعتوں سے کٹ گیا۔ اس دور خرابی میں بھی رابطہ کی اس کمی کو المصلح نے پورا کیا۔ اس طرح یہ اعزاز بھی خدام الاحمدیہ کراچی کو حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ کراچی چونکہ مرکزی شہر تھا۔ اور آئے دن نئے نئے مسائل ابھرتے رہتے تھے۔ حکومتیں بھی مضبوط پاؤں پر جم نہ رہی تھیں۔ جس سے شوروغوغا کراچی کا ایک مزاج بن چکا تھا۔ ادھر مودودی صاحب اپنی نام نہاد اصلاحی کوششوں میں پیش پیش تھے۔ انہوں نے قادیانی مسئلہ لکھ کر عوام الناس کو اپنی گرفت میں لینا چاہا۔ چنانچہ مرکز سلسلہ نے فوری طور پر اس کا جواب شائع کر دیا۔ اس کتابچہ کو وسیع پیمانہ پر پھیلانے کے لئے مکرم بیگ صاحب نے مؤثر پروگرام بنائے۔ اور مختلف طبقات میں جماعت کے موقف کو پہنچا دیا۔ یہاں تک ہی اکتفاء نہ کی۔ جماعت کی آواز کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے شہر کراچی کے ہر علاقہ میں دور دور تک اس کی در و دیوار کو رات رات بھر میں احمدیت کے اعتقادات اور موقف کو کتبوں، Stencils اور پوسٹرز کی صورت میں سجا دیا۔ صبح جب طلوع ہوئی تو پوری کراچی نے بیک وقت حیرت سے نوشتہ دیوار کو پڑھا۔ حتیٰ کہ اخبار نے بھی اپنی رپورٹس میں استعجاب کا اظہار کیا۔ کہ رات رات بھر میں یہ کیا ماجرا ہوا۔ کہ کراچی کے دیوار و در سے احمدیت کے موقف کی آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ یہ کیسے جن تھے۔ جنہوں نے پوری کراچی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

خدمت خلق کا میدان

مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نے یہ محسوس کیا۔ کہ خدمت خلق کا میدان خالی پڑا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس میدان کو بھی سر کرنے کی ٹھان لی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے مارٹن روڈ میں ایک لائبریری اور ایک فری ڈسپنسری کھول دی۔ یہ اس وقت کے مطابق ایک وسیع پروجیکٹ تھا۔ جس پر 18 ہزار روپیہ کی لاگت آئی۔ اس ڈسپنسری کو علاقہ کے لوگوں نے تحسین سے دیکھا اور استفادہ کیا۔ اس ڈسپنسری کا سنگ بنیاد مورخہ 20 فروری 1958ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ اور 8 مارچ 1959ء کو جناب نیاز محمد خان صاحب کمشنر کراچی نے اس کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس ڈسپنسری کو دیکھنے کے لئے مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بھی تشریف لائے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی کارکردگی کو سراہا۔ اسی پروجیکٹ کو اور وسعت دیتے ہوئے۔ 14۔ اگست 1958ء کو گولیمار کے علاقہ میں بھی ایک فری ڈسپنسری کھول دی گئی۔ ڈسپنسری کے کام سے نکل کر ایک سیکنڈری سکول کا اجراء بھی بیگ صاحب کے نئے پروجیکٹ کا حصہ تھا۔ جو پلاننگ کے مطابق بہت جلد مرحوم سید سخاوت شاہ صاحب کی نگرانی میں چل نکلا۔ غرضیکہ بیگ صاحب نے جس پروجیکٹ کو بھی ہاتھ لگایا۔ اس کو جدید تقاضوں کے مطابق مکمل کیا۔

1956ء میں پنجاب شدید سیلاب کی زد میں آ گیا۔ جس سے دیہات اور شہروں میں بہت تباہی آئی۔ حتیٰ کہ لاہور شہر اور اس کے مضافات میں خستہ عمارتیں سیلاب کی زد میں آ گئیں۔ اس حادثہ پر جہاں پنجاب کے خدام نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کیا۔ وہاں کراچی کے خدام بھی سیلاب زدگان کی مدد میں کسی سے پیچھے نہیں تھے۔ آناً فاناً کراچی سے کپڑوں، خوراک اور ادویات کی بھاری کھیپ امدادی کیمپوں میں پہنچا دی گئی۔

بیگ صاحب قومی ضروریات کو ہمیشہ مدنظر رکھتے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ کراچی جیسے عظیم مرکزی شہر میں شہری دفاع اور فرسٹ ایڈ کا حکومت یا سماجی اداروں کی طرف سے خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ اس وقت صرف ایک ہی سماجی ادارہ سینٹ جون ایمبولینس اس کار خیر میں ہمہ تن مصروف عمل تھا۔ چنانچہ بیگ صاحب نے اس ادارہ سے رابطہ پیدا کیا۔ اور 30 خدام پر مشتمل ایک ٹیم شہری دفاع اور فرسٹ ایڈ کے لئے منظم کی۔ ان کو باقاعدہ تربیت دلوائی اور خدمت کے میدان میں لگا دیا۔ اس ٹیم نے مورخہ 28 فروری 1959ء کو گورنمنٹ سکول جیکب لائنز میں شہری دفاع اور فرسٹ ایڈ کا کامیاب مظاہرہ کیا۔

چار سال علم انعامی کا حصول

انتظامی لحاظ سے بیگ صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ کو اس قدر مضبوط کر دیا تھا۔ کہ اس کی کارکردگی میں نمایاں تبدیلیاں نظر آنے لگیں تھیں اور تمام شعبہ جات میں ایک باقاعدگی پیدا ہو چکی تھی۔ اور یہی باقاعدگی آنے والے قائدین کے کام کو آسان بنا گئی۔ خاکسار (بشیر الدین احمد سامی) کو مکرم بیگ صاحب کے ساتھ بحیثیت معتمد اور ناظم اعلیٰ کام کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے عاجز کی ادنیٰ کوششوں کو ہمیشہ سراہا۔ بلکہ سب کے سامنے برملا کہہ دیا کرتے تھے۔ کہ سب کام تو یہ کرتا تھا۔ اور نام میرا ہوتا تھا۔ حوصلہ افزائی کا یہ انداز بھی انہی کا حصہ تھا۔ جہاں تک حسن کارکردگی کا سوال ہے۔ بیگ صاحب کو یہ اعزاز حاصل تھا۔ کہ انہوں نے اپنی قیادت کے دوران 1954ء سے لے کر 1957ء تک چار سال لگاتار علم انعامی حاصل کیا۔ اگلے دو سالوں میں بھی یعنی 59-1958ء میں یہ اعزاز چوہدری عبدالمجید صاحب نے حاصل کیا جبکہ وہ قائد تھے۔

مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب جہاں عمل کے میدان میں آگے آگے تھے۔ وہاں کارکردگی کو جامع رنگ میں پیش کرنے کا بھی ملکہ رکھتے تھے۔ مورخہ 24 اگست 1953ء کو خدام کے اجلاس میں بیگ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں رپورٹ کارگزاری پیش کی تو حضور نے فرمایا۔

"کام کا اندازہ آپ لوگ زیادہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جنہوں نے خود اس کی سرانجام دہی میں حصہ لیا ہے۔ اگر رپورٹ مبالغہ سے خالی ہے۔ اور پوری احتیاط سے لکھی گئی ہے۔ تو میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ کی مجالس میں بہت کم مجلس ایسی مکمل رپورٹ پیش کر سکتی ہیں......"

(المصلح 25 اگست 1953ء)

اس رپورٹ کی تیاری میں مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب مرحوم نے حصہ لیا جو اس سال ان کے ساتھ معتمد تھے۔

بیگ صاحب نے معاشی ذمہ داریوں اور جماعتی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم کو بھی مکمل کیا۔ اور بفضل تعالیٰ کامیاب ایڈووکیٹ ہوئے۔ وہ سیکرٹری دعوت الی اللہ بھی رہے۔ اور جماعت کے نائب امیر بھی۔ جس حیثیت میں بھی وہ رہے۔ مرحوم عبداللہ خان صاحب سے لے کر چوہدری احمد مختار صاحب اور مکرم مودود احمد خان صاحب تک ہر امیر جماعت نے بیگ صاحب کو اپنا دست راست پایا اور ان پر مکمل اعتماد کیا۔ بلاشبہ مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب انتظامی صلاحیتوں کے لحاظ سے جماعت ہائے احمدیہ کراچی کے لئے ایک سرمایہ تھے۔

دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کراچی کی جماعت کو مخلصانہ قیادت اور قربانی کرنے والی جماعت میسر رہی جس کی برکت سے اسے خدمت سلسلہ کا اعلیٰ مقام حاصل ہوا۔ اسی حوالہ سے حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب کی وفات پر الفضل مورخہ 4 جولائی 1959ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک تعزیتی نوٹ شائع ہوا تھا۔ جس میں آپ لکھتے ہیں۔ "جماعت کراچی کا اس موقع پر اولین فرض ہے۔ کہ وہ اس ترقی کے مقام میں ہرگز کمی نہ آنے دیں۔ جس پر وہ اس وقت خدا کے فضل سے پہنچ چکی ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہئے۔ کہ دینی جماعتوں کی ترقی کی بنیاد ایمان۔ اور عمل صالح کے بعد اصولاً چار باتوں پر ہوتی ہے۔ یعنی۔ اول اخلاص۔ دوسرے قربانی۔ تیسرے تنظیم اور چوتھے اتحاد۔ پس جبکہ خدا کے فضل سے کراچی کی جماعت کو یہ چار باتیں بصورت احسن حاصل ہو چکی ہیں تو ان کا فرض ہے کہ اس مقدس چار دیواری کو نہ صرف قائم رکھیں۔ بلکہ اسے بلند سے بلند کرتے چلے جائیں......"

مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کی خصوصیات تو ایک کھلا میدان ہے۔ مگر اس تحریر میں کوشش تھی کہ جہاں بیگ صاحب کا ذکر خیر ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ قارئین کو جماعت احمدیہ کراچی کی تاریخ سے بھی گزارتا چلا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ بیگ صاحب کی خدمات کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

آہ! پر جذب انسان ہم سے رخصت ہوا......

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

قدر بگاڑ پیدا ہو چکا ہے کہ ہر آن ایک مہیب معاشرتی سانحے کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ دیانت' امانت اور صداقت کے اعلیٰ تصورات اور ضبط نفس کے ایقان افروز مناظر روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں۔ جس شخص کا جتنا بس چلتا ہے' وہ دوسروں کا حق مارتا' قوم کی دولت لوٹتا اور اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا رہتا ہے۔ اخلاق اور شرافت کی بھینی بھینی خوشبو جو معاشرے کو تروتازہ رکھتی تھی' اس کی جگہ بے حیائی اور شکم پروری کی ناقابل برداشت بو لیتی جا رہی ہے۔ اکثر گمان گزرتا ہے کہ ہم بحیثیت قوم نفسیاتی خواہشات کی وادیوں میں بھٹک رہے ہیں اور ہماری انسانی قدریں دم توڑ رہی ہیں۔

(اردو ڈائجسٹ مارچ 2000ء ص 23)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

مذہبی منافرت کی ایک وجہ

سید ذاکر حسین شاہ ایڈووکیٹ لکھتے ہیں:

کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے مگر یہ حقیقت ہے کہ جب سے ملک میں جداگانہ طرز انتخاب رائج ہوا ہے ہمارا معاشرہ نہ صرف مذہبی منافرت کی لپیٹ میں ہے بلکہ اس کی کوکھ سے کئی خرابیوں اور پیچیدگیوں نے بھی جنم لیا ہے۔ پاکستانی قوم خانوں میں تقسیم ہوگئی۔ سماجی تعصب پیدا ہوا۔ اقلیتیں دوسرے درجے کا شہری بن جانے کی وجہ سے احساس محرومی کا شکار ہیں۔ ان کے سیاسی' سماجی اور معاشی مفادات کو زک پہنچی۔ ان کے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوئی۔ انسانی و قانونی مساوات کے اصول کی نفی کا عمل شروع ہوا۔ مذہب عملاً معاشی' سیاسی اور سماجی مواقع و مناصب کا معیار بن گیا۔ اقلیتیں قومی دھارے سے کٹ کر رہ گئیں۔ امتیازی قوانین وجود میں آئے۔ اقلیتیں پہلے ہی کمزور تھیں مزید کمزور ہوتی چلی گئیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ عالمی برادری میں پاکستان کا امیج متاثر ہوا اور عالمی سطح پر پاکستان کے مختلف النوع مفادات کو نقصان پہنچا اور آئندہ بھی پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ مختصر یہ کہ جداگانہ طرز انتخاب کے باعث ہمیں اندرونی سطح پر بھی کافی نقصان پہنچا اور بیرونی سطح پر بھی ہمارے مفادات پر کاری ضرب لگی۔ گویا جداگانہ طرز انتخاب کو اختیار کرکے ہم نے بہت کچھ کھویا مگر پایا کچھ بھی نہیں اور آئندہ بھی "بہت کچھ" کھونے کا قوی امکان ہے جبکہ کچھ پانے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔

ملک کی جمہوریت پسند قوتیں' باشعور اور روشن خیال حلقے' لبرل اور اعتدال پسند طبقے' انسانی حقوق کی تنظیمیں اور اقلیتیں عرصہ دراز سے مخلوط طرز انتخاب کی بحالی کے لئے کوشاں ہیں مگر بوجوہ ابھی تک ان کی کوششیں بار آور ثابت نہیں ہوسکیں۔ ہمارے خیال میں مخلوط طرز انتخاب کی بحالی پاکستان کے وسیع تر مفاد میں ہے چنانچہ ہم محولہ بالا گروپوں کی کوششوں کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ ہمیں یہ بات ایک لمحے کے لئے بھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ ہمارا معاشرہ ایک پیچیدہ معاشرہ ہے کیونکہ اس میں مختلف مذاہب کے پیروکار بستے ہیں چنانچہ ان سب کے مفادات' جذبات اور خواہشات کا خیال رکھنا لازمی امر ہے۔ کوئی ایسا اقدام' فیصلہ' قانون یا رویہ جس سے کسی مذہب کے پیروکاروں کی دلآزاری ہو یا اس کے بنیادی انسانی حقوق یا سیاسی' سماجی' معاشی اور ثقافتی حقوق کی خلاف ورزی ہو' ہمارے معاشرے کے لئے نقصان دہ ہے۔ ہمارا معاشرہ مذہبی منافرت' فرقہ واریت' سماجی تعصب اور امتیازی قوانین کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ اقلیتوں کا قومی دھارے سے الگ رکھنا ہمارے مفاد میں نہیں۔ جس معاشرے میں اقلیتیں غیر مطمئن ہوں' ان کو اکثریت کے برابر حقوق حاصل نہ ہوں اور ان کو شک کی نظر سے دیکھا جاتا ہو تو ایسے معاشرے کو انسانی و قانونی مساوات اور جمہوری اصول پر مبنی روشن خیال اور مہذب معاشرہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اسی معاشرے کو روشن خیال اور مہذب معاشرہ کہا جاسکتا ہے جو امکانی حد تک امتیاز اور تعصب سے پاک ہو۔ جہاں تمام شہری برابر حیثیت رکھتے ہوں اور انہیں آئین و قانون کا یکساں تحفظ حاصل ہو۔ چنانچہ اپنے معاشرے کو ایک روشن خیال اور مہذب معاشرہ بنانے کے لئے ہمیں مطلوبہ اقدامات کرنے ہوں گے اور ان میں سب سے اہم اور بنیادی اقدام مخلوط طرز انتخاب کی بحالی ہے۔ چنانچہ ہم توقع کرتے ہیں کہ مخلوط طرز انتخاب کی بحالی کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں غیر ضروری تاخیر نہیں ہوگی۔

(جنگ 16- مارچ 2000ء)

تعلیمی قابلیت

جاوید چودھری لکھتے ہیں۔

خود فیصلہ کیجئے دنیا میں پاکستان کے سوا کون سا ملک ہے جس میں چپڑاسی کے لئے تو کوئی نہ کوئی "کرائی ٹیریا" ہے جس میں کانسٹیبل' بیلدار اور چوکیدار کے لئے تو کوئی نہ کوئی تعلیمی معیار' کوئی نہ کوئی کوالی فکیشن ہے لیکن اس ملک میں اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کے لئے کوئی تعلیمی قابلیت چاہئے اور نہ ہی کسی قسم کی اخلاقی' سماجی اور ذہنی سطح لہٰذا اس ملک میں اگر کسی کے انگوٹھے موجود ہیں تو وہ اسمبلی کا رکن منتخب ہوسکتا ہے اور وزیر بھی بن سکتا ہے۔ ہمارے سیاستدانوں کی اسی قابلیت اور اہلیت کا کمال ہے۔ کہ پچھلے سال جب تاریخ کا سب سے بڑا مینڈیٹ حاصل کرنے والی سیاسی جماعت کے جنرل سیکرٹری جناب رانا نذیر نے میاں اظہر کو پارٹی عہدے سے ہٹا کر ان کی جگہ میاں معراج کو تعینات کیا تو انہوں نے میاں معراج کو "میاں میراج" لکھا جب کہ اپنے دستخطوں کے نیچے جنرل سیکرٹری کو جرنل سیکرٹری تحریر کیا۔

بات اگر سیاستدانوں کی تعلیمی قابلیت کی چل ہی نکلی ہے تو تاریخ میں ہمارے سیاستدانوں کے ایسے ایسے لطائف ریکارڈ ہیں کہ خدا کی پناہ۔ دنیا جانتی ہے جب لاہور کے لارڈ میئر نے ملکہ برطانیہ کے استقبالی کلمات پڑھے تو ملکہ معظمہ کو بار بار مکہ معظمہ (نعوذ باللہ) اور 2۔ اکتوبر کو 12 کبوتر پڑھتے پائے گئے۔ ہمارے ایک پشتون سیاستدان پشاور یونیورسٹی میں خطاب کر رہے تھے کسی نے انہیں نیچے سے چٹ بھجوائی "ابھی ابھی برناڈ شاہ کے انتقال کی خبر آئی ہے' ذرا اپنی تقریر میں اس کا ذکر بھی فرما دیں" سیاستدان "شا" کو اردو کا "شاہ" سمجھے لہٰذا آبدیدہ ہوکر بولے "حاضرین افسوس آج اسلام کا ایک اور ستون گر گیا۔" کل کی بات ہے جولائی 99ء میں سابق وزیراعلیٰ شہباز شریف نے لاہور میں نئی بس سروس شروع کرائی تو افتتاحی تقریر میں ٹرانسپورٹ کے وزیر عرفان احمد ڈاہا نے "لازم ملزوم" کو "لازم ملزم" اور ہدیہ تبریک کو ہدیہ تبرک پڑھا۔ میں نے کنزالایمان کو "کنیزایمان" تو اکثر سیاستدان کو پڑھتے پایا۔ ہمارے ایک مرحوم سیاستدان احساس کمتری کو احساس کبتری بولتے تھے جبکہ ایک معروف سیاستدان جو پاکستان کی ایک سٹیٹ کے پرنس بھی تھے "پوائنٹ آف آرڈر" کو ہمیشہ "پانٹ آف آرڈر" کہتے تھے۔ ایوب خان کے دور کی بات ہے برطانیہ نے پاکستان ریلوے کو ریل کی پٹڑی کے لئے بعض فاضل پرزوں کی پیشکش کی۔ ان پرزوں کو انگریزی میں "ٹائی" کہتے تھے جب یہ معاملہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو ایک فاضل رکن نے کھڑے ہوکر کہا "یہاں تو لوگ شلوار قمیض پہنتے ہیں' ہم اتنی ٹائیوں کا کیا کریں گے" جب فاضل رکن کے یہ ریمارکس انٹرنیشنل میڈیا تک پہنچے تو برطانیہ کے ایک اخبار نے مشورہ دیا "پاکستانی سیاستدانوں کو ٹائیاں نہیں آکسفورڈ ڈکشنری دی جائے" یہ واقعہ میری پیدائش سے بہت پہلے کا ہے اگر میں اس وقت ہوتا اور میری ذمہ داریاں بھی یہی ہوتیں جو آج ہیں تو میں یقیناً اس اخبار سے اختلاف کرتا اور اس برطانوی مبصر کو مخاطب کرکے کہتا "نہیں جناب پاکستانی سیاستدانوں کو آکسفورڈ ڈکشنری نہیں' ایک قاعدہ' ایک تختی اور سلیٹ دی جائے۔"

افسوس صد افسوس لیاقت علی خان سے لے کر نواز شریف تک اس ملک میں میرٹ میرٹ ہوتا رہا ہر فیلڈ ہر شعبے کے لئے کوئی نہ کوئی کرائی ٹیریا' کوئی نہ کوئی کوالی فکیشن طے کی جاتی رہی' کسی نہ کسی تعلیمی قابلیت کو اس شعبے میں داخلے کا معیار بنایا جاتا رہا لیکن اگر کوئی شعبہ اس "علت" سے "محفوظ" رہا تو وہ سیاست تھی۔ کسی حکومت نے کسی جمہوری یا غیر جمہوری حکومت نے اس پر توجہ نہیں دی۔ آج ہماری "اصلاحاتی حکومت" ملک کو شاہراہ ترقی پر لانے میں مصروف ہے' وہ ملک میں اصلی اور وڈی جمہوریت لانے کا خواب بن رہی ہے تو وہ اللہ کا نام لے کر معذور شہزادی کے سر سے یہ کانٹا بھی نکال ہی دے کیونکہ یہ بھی ظلم ہے جس ملک میں چمڑہ رنگنے اور جوتا بنانے والوں کے لئے تو ایک معیار' ایک کرائی ٹیریا ہے لیکن اس ملک میں قانون بنانے والوں کے لئے کوئی کرائی ٹیریا کوئی معیار نہیں.....!!

(جنگ 9- اپریل 2000ء)

مذہبی رواداری کی ضرورت

ایم محمود طاہر کا مدیر نوائے وقت کے نام مکتوب

مکرمی! وطن عزیز اس وقت جن عظیم بحرانوں سے گزر رہا ہے' وہاں لڑائی جھگڑے اور باہمی اختلافات کی ایک اہم وجہ مذہبی رواداری کی شدید کمی ہے۔ مذہب کے نام پر تشدد بہت عام ہو رہا ہے۔ ملک میں حقیقی امن قائم کرنے اور پوری دنیا میں اپنا نام روشن کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے ہاں مذہبی رواداری قائم کی جائے جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہر شخص کو اپنے عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے کا حق ہے۔ کسی کے مذہبی معاملات میں مداخلت درست نہیں' ہاں عقائد سے اختلاف ہر ایک کا حق ہے۔ اس سال حج کے موقع پر خطیب حج جناب عبدالعزیز بن عبداللہ الشیخ مفتی اعظم سعودی عرب نے 20 لاکھ فرزندان توحید کے سامنے خطبہ حج دیتے ہوئے عالم اسلام کو نئے علوم سیکھنے اور علماء کو کفر کے فتوے بند کرنے کی تلقین کی اور مذہبی رواداری اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے جو کہ دین فطرت کا طرہ امتیاز ہے۔ مذہبی تشدد کی روایات ہر دور میں رہی ہیں لیکن آج جبکہ پوری دنیا ایک گلوبل ویلج کی صورت اختیار کرچکی ہے اور سب نے مل جل کر رہنا ہے' ایک حرکت اگر ہمارے ہاں ہوتی ہے تو اس کے اثرات پوری دنیا کو متاثر کرتے ہیں۔ اس لئے اس حوالے سے مذہبی رواداری اور بھی زیادہ اہمیت اختیار کرگئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چند سال قبل پوپ جان پال دوم نے ساڑھے تین سو سال قبل ہونے والی ایک زیادتی پر جو کہ کلیسا کی طرف سے عظیم سائنس دان گیلیو پر کی گئی کہ اس کے نظریات کو خلاف مذہب سمجھتے ہوئے اس پر سختیاں ہوئیں اور سزائیں دی گئیں۔ اس زیادتی کی معافی ساڑھے تین سو سال بعد پوپ نے مانگی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالمی دنیا میں پاکستان کے وقار کو بلند کرنے اور اس کو ایک امن پسند ریاست بنانے کے لئے یہاں کے لوگوں کو مذہبی رواداری سے کام لینا ہوگا۔ اس وجہ سے ہمارا ملک اقتصادی لحاظ سے بھی ترقی کرے گا کیونکہ اقتصاد اور امن آپس میں لازم و ملزوم بن چکے ہیں۔

(نوائے وقت 11- اپریل 2000ء)

بگاڑ

مدیر اردو ڈائجسٹ الطاف حسن قریشی لکھتے ہیں۔

ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اس

باقی صفحہ 4 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 32871 میں نسیم فردوس بنت صوبیدار محمد یعقوب صاحب قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ رنگ پورہ شہر و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 10-5-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زیورات طلائی وزنی چار تولہ مالیتی۔ 20000/- روپے۔ 2۔ پی ایف فنڈ و پنشن مبلغ۔ 400000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 2000/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسیم فردوس محلّہ رنگ پورہ گجرات شہر گواہ شد نمبر 1 طارق محمود وصیت نمبر 25364 گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم ساہی وصیت نمبر 30674۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32872 میں بشیراں بی بی زوجہ مکرم علی احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ عزیز نصیر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 1-5-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔ 20000/- روپے۔ 2۔ زیورات طلائی نصف تولہ مالیتی۔ 3000/- روپے۔ 3۔ دو ایکڑ زرعی زمین واقع مدد علی جو خاوند نے ابھی دی ہے مالیتی۔ 200000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 6000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشیراں بی بی حلقہ عزیز نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 صوفی عبدالغفور وصیت نمبر 14385 گواہ شد نمبر 2 صوفی احمد یار وصیت نمبر 28537۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32873 میں احمد دین ولد حاکم دین قوم چیمہ پیشہ مزدوری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 1-5-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زمین بارانی برقبہ 3 کنال واقع ستار پور کھیوہ ضلع سیالکوٹ مالیتی۔ 15000/- روپے۔ 2۔ ٹریکٹر ٹرالی مالیتی۔ 190000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 1500/- روپے ماہوار بصورت ٹریکٹر ٹرالی کی مزدوری سے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد دین ولد حاکم دین حلقہ عزیز نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 صوفی عبدالغفور وصیت نمبر 14385 گواہ شد نمبر 2 صوفی احمد یار وصیت نمبر 28537۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32874 میں اقبال بیگم زوجہ چوہدری احمد دین قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ عزیز محلّہ نصیر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 1-5-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔ 18000/- روپے۔ 2۔ زیور طلائی تین تولہ مالیتی۔ 15000/- روپے۔ 3۔ تحفہ از خاوند محترم زمین برقبہ ایک کنال مالیتی۔ 5000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ اقبال بیگم حلقہ عزیز محلّہ نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 صوفی عبدالغفور وصیت نمبر 14385 گواہ شد نمبر 2 صوفی احمد یار وصیت نمبر 28537۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32875 میں بشیر احمد سیالکوٹی ولد میاں محمد رمضان صاحب مرحوم قوم جھمٹ پیشہ بے کار۔ عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/16 دارالعلوم غربی (ب) حلقہ ثناء ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 1-11-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ 10 مرلہ نمبر 9/16 دارالعلوم غربی ربوہ۔ 2۔ خالی پلاٹ نمبر 9/17 واقع دارالعلوم غربی ربوہ نمبر 1-2 کی کل مالیت۔ 900000/- روپے۔ 3۔ نقد رقم جو گھر میں موجود ہے۔ 35000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 1000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد سیالکوٹی 9/16 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ گواہ شد نمبر 1 عنایت اللہ صابر وصیت نمبر 14359 برادر موصی گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد شوکت وصیت نمبر 22387۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32876 میں انور بیگم بیوہ محمد شریف مرحوم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ طاہر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 14-4-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زیور طلائی بالیاں وزنی 6 گرام مالیتی۔ 1000/- روپے۔ 2۔ ترکہ والدین سے نقدم رقم۔ 2000/- روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ مالیتی۔ 5000/- روپے۔ 4۔ پلاٹ نمبر 5/6 برقبہ 8 مرلہ واقع طاہر آباد مالیتی۔ 100000/- روپے۔ 5۔ کل جائیداد مالیتی۔ 108000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 200/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ انور بیگم بیوہ محمد شریف مرحوم محلّہ طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 صوفی عبدالغفور وصیت نمبر 14385 گواہ شد نمبر 2 مشتاق احمد وصیت نمبر 26155۔

مسل نمبر 32877 میں امتہ القدوس بنت مکرم کرامت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 24۔ ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 3-5-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 20 تولہ مالیتی۔ 100000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ 500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ القدوس 24۔ ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نعمت اللہ شمس 149۔ ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری صادق علی مکان نمبر 27 ناصر آباد ربوہ۔

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

واجپائی کا عدالتی تحقیقات سے انکار
بھارت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے مقبوضہ کشمیر میں ہلاکتوں کی عدالتی تحقیقات سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر اپوزیشن نے پارلیمنٹ سے واک آؤٹ کر دیا۔ بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے ضرورت پڑی تو عدالتی تحقیقات بھی کرائیں گے۔ اپوزیشن لیڈر سونیا گاندھی نے مطالبہ کیا کہ واقعے کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔ واجپائی نے کہا کہ مجاہدین کے تمام گروپوں کو مذاکرات کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ بے سود مسلح جدوجہد چھوڑ کر مذاکرات میں شرکت کریں۔ انہوں نے پھر الزام عائد کیا کہ حالیہ قتل عام لشکر طیبہ نے کرایا ہے۔

بھارتی ریاست گجرات میں فسادات
مقبوضہ کشمیر میں ہندوؤں کے قتل عام کے ردعمل میں بھارتی ریاست گجرات میں فساد بھڑک اٹھا۔ انتہا پسند ہندو تنظیم بجرنگ دل نے مسلمانوں پر چھروں سے حملے کر کے 4 مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ مسلم کش فسادات میں سینکڑوں افراد زخمی ہوئے۔ ہنگاموں کے بعد ایک ضلع میں کرفیو لگا دیا گیا۔ 153 افراد کو ابھی تک گرفتار کیا جا چکا ہے۔ پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے متاثرہ علاقوں میں گشت کر رہے ہیں۔

بال ٹھاکرے کی رہائی چیلنج
بھارتی صوبہ مہاراشٹر کی حکومت نے انتہا پسند ہندو لیڈر بال ٹھاکرے کی گرفتاری کے بعد ایک مجسٹریٹ کی طرف سے انہیں رہا کئے جانے کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔ حکومت نے اپیل میں کہا ہے کہ مجسٹریٹ بال ٹھاکرے کو رہا کرنے کا مجاز نہیں تھا۔ مجسٹریٹ نے ان کو "رات گئی بات گئی" کی مثال دیتے ہوئے رہا کیا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پاس مجسٹریٹ کی طرف سے بریت کے احکامات کو چیلنج کرنے کا پورا جواز موجود ہے۔

مادر ملکہ 100 سال کی ہو گئیں
برطانیہ کی موجودہ ملکہ الزبتھ کی والدہ جو ملک میں مادر ملکہ کے نام سے مشہور ہیں ایک سو سال کی ہو گئیں۔ اس روز لندن بھر میں جشن منایا گیا۔ ان کے چالیس ہزار مداحین ان کو مبارکباد دینے کیلئے بکنگھم پیلس کی طرف امڈ پڑے۔ مادر ملکہ کو 41 توپوں کی سلامی دی گئی۔ مادر ملکہ شاندار گھوڑا گاڑی میں شہزادہ چارلس کے ساتھ بکنگھم پیلس گئیں۔ بارش کے باوجود عوام نے تقاریب میں شرکت کی شہزادہ چارلس نے عمر کے حوالے سے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مادر ملکہ ابھی "رکنے والی" نہیں۔

جنوبی افریقہ کی طرف سے حمایت
جنوبی افریقہ نے آزاد فلسطین کی حمایت کر دی ہے۔ جنوبی افریقہ کے صدر امبیکی نے کہا اب فلسطینیوں کے اقدام کی حمایت کا وقت آگیا ہے۔ جنوبی افریقہ کی تاریخ ساز شخصیت نیلسن منڈیلا نے کہا ہے کہ امن مذاکرات کیلئے عالمی سیاسی راہنماؤں سے رابطے کروں گا۔ اردن اور سوڈان نے کہا کہ امن کیلئے اسرائیل ایسی فلسطینی ریاست کو قبول کر لے جس کا دارالحکومت مشرقی بیت المقدس ہو۔ مصر نے اسرائیل کو صاف جواب دے دیا ہے کہ مراعات کیلئے عرفات پر دباؤ نہیں ڈالیں گے۔ مشرق وسطی میں امن کیلئے تمام فریقوں کی جانب سے رعایتوں کی ضرورت ہے۔ مصر کے وزیر خارجہ نے صدر حسنی مبارک اور اسرائیلی وزیر اعظم بارک سے ملاقات کے بعد کہا کہ فریقین کو کھلے پن سنجیدگی اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

چیچنیا میں خانہ جنگی کا ایک سال
چیچنیا میں جاری خانہ جنگی کا ایک سال مکمل ہو گیا۔ روس نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے 2600 فوجی ہلاک ہوئے جبکہ ساڑھے سات ہزار زخمی ہوئے۔ انہوں نے تیرہ ہزار جانبازوں کو شہید کرنے کا بھی دعویٰ کیا۔ جبکہ مجاہدین کے ترجمان نے کہا کہ 21 ہزار روسی فوجی ہلاک اور صرف 1400 جانباز شہید ہوئے۔

مالوکو میں پھر فسادات 28 ہلاک
انڈونیشیا کے گڑبڑ زدہ صوبے مالوکو میں فسادات پھر بھڑک اٹھے جس سے 28 افراد ہلاک ہو گئے۔ مسلمانوں کی طرف سے عیسائیوں کے گاؤں دہائی پر حملہ کیا گیا جس سے 18 عیسائی مارے گئے اور متعدد گھر مسمار کر دیئے گئے۔ 10 مسلمان بھی لڑائی کی نذر ہو گئے تازہ کارروائی کے بعد مالوکو جزیرہ میں امن و امان کی صورت حال انتہائی کشیدہ ہو گئی ہے۔ مزید حملوں کے ڈر سے وہاں کے تقریباً 4 ہزار عیسائیوں نے جان بچانے کیلئے قریبی جنگل میں پناہ لے لی ہے۔ پناہ گزینوں کو نکالنے کیلئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ پولیس نے گاؤں اور جنگل کے تمام علاقے کو گھیراؤ کر کے علاقے میں کرفیو لگا دیا۔ 19 ماہ سے جاری شدہ فسادات پورے ملک میں پھیل گئے۔

اسرائیلی وزیر اعظم پر عدم اعتماد
رائے عامہ کے ایک سروے کے مطابق اسرائیلی عوام کی اکثریت نے وزیر اعظم ایہود بارک پر عدم اعتماد کر دیا ہے۔ 56 فیصد عوام وزیر اعظم کو ناقابل اعتبار سمجھتے ہیں۔ تاہم 42 فیصد ان پر اعتماد رکھتے ہیں۔ اگر آج انتخابات ہو جائیں تو بارک کو 42 فیصد اور یاہو کو 46 فیصد عوام کی حمایت حاصل ہو گی۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت
○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 30 جون 2000ء کو مکرم رشید الدین عبیداللہ صاحب اور بشریٰ عبیداللہ کو بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے بچے کا نام حمزہ طارق تجویز ہوا ہے بچہ محترم مولانا حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب مرحوم کا پوتا اور محترم مولانا عزیز الرحمن صاحب خالد مربی سلسلہ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ کا نواسہ ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک خادم دین سچا احمدی ہونے اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆

درخواست دعا
○ مکرم نصیر احمد قریشی مربی سلسلہ رچنا ٹاؤن شاہدرہ لاہور کے والد مکرم قریشی بشیر احمد صاحب بوجہ خونی پیچش چند دنوں سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆

رپورٹ زیارت مرکز
واقفین نو چک سکندر ضلع گجرات
○ مورخہ 20 جولائی 2000ء کو چک سکندر ضلع گجرات سے 40 افراد پر مشتمل وفد واقفین نو زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا جس میں 16 واقفین و واقفات 15 مائیں 5 احباب اور 4 دیگر بچے شامل تھے۔ وفد نے ربوہ کے قابل دید مقامات دیکھے۔

وفد کی محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی سے ملاقات کروائی گئی۔ آپ نے واقفین نو بچوں کو قرآن سیکھنے۔ حضور ایدہ اللہ سے خطوط اور MTA کے ذریعہ سے ذاتی تعلق قائم کرنے اردو زبان سیکھنے اور بولنے نیز سختیاں برداشت کرنے ایسے امور کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم نائب وکیل صاحب وقف نو نے بھی نصائح فرمائیں۔ وفد نے خلافت لائبریری کا بھی تفصیلی دورہ کیا۔ بچوں اور ماؤں نے دفتر لجنہ اماء اللہ میں مکرمہ سیکرٹری صاحبہ تربیت اور سیکرٹری صاحبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان سے ملاقات کی۔ جنہوں نے مختلف نصائح فرمائیں۔ اسی طرح وفد نے صد سالہ جوبلی نمائش بھی دیکھی۔ مکرم نائب ناظر صاحب دارالضیافت نے بھی والدین اور بچوں کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ مورخہ 24 جولائی کی صبح کو یہ وفد ربوہ کی حسین یادیں لئے ہوئے واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

احباب کرام سے ضروری گزارش
○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

احباب محتاط رہیں
○ آج کل ربوہ میں بعض لوگ مختلف گھروں میں رابطہ کر کے اہل خانہ کو بتاتے ہیں کہ فلاں شہر میں کسی رہائشی سکیم میں آپ کے نام پلاٹ نکلا ہے۔ اس طرح سیکورٹی فیس وغیرہ کے بہانے کچھ رقم حاصل کر لیتے ہیں۔ بعد میں ان کے بتائے گئے پتہ پر ان کا کوئی دفتر وغیرہ موجود نہیں ہوتا۔ بعض کسی قرعہ اندازی میں پلاٹ نکلنے کی امید دلا کر ٹوکن فروخت کرتے ہیں ایسی سکیمیں فراڈ ہیں اور یہ لوگ دھوکہ باز ہیں۔ ملک بھر میں ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔

احباب ایسے لوگوں کے فراڈ سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی آگاہ کریں۔ جب ایسے لوگ آپ سے رابطہ کریں تو پولیس کو اطلاع دیں اور نظام جماعت کو بھی مطلع کریں۔

ربوہ میں دفتر صدر صاحب عمومی اور خدام الاحمدیہ کو اطلاع دیں۔

فون دفتر صدر صاحب عمومی 212700-212800

فون دفتر خدام الاحمدیہ 213700-213600

(نظارت امور عامہ)

ٹیلیفون نمبر کی تبدیلی
○ مسلم کمرشل بینک گولبازار ربوہ کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے نیا نمبر 213910 ہے۔ صارفین نوٹ فرما لیں۔

(مینیجر)

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 5-اگست- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 سنٹی گریڈ
سوموار 7-اگست غروب آفتاب- 7-03
منگل 8-اگست طلوع فجر- 3-55
منگل 8-اگست طلوع آفتاب 5-26

سپریم کورٹ میں نواز شریف کی اپیل مسترد

سپریم کورٹ کے تین رکنی بنچ نے سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی طرف سے طیارہ کیس کی اپیل کی سماعت کے لئے معمول کا سنگل یا ڈویژن بنچ بنائے جانے کی بجائے پانچ رکنی فل بنچ بنانے کے فیصلے کو جائز قرار دیتے ہوئے اس فل بنچ کی تشکیل کے خلاف سابق وزیراعظم نواز شریف کی درخواست مسترد کردی ہے۔ سرکاری وکیل راجہ قریشی نے کہا کہ طیارہ سازش کیس اپنی نوعیت کا واحد کیس ہے چنانچہ اپیل کی سماعت کے لئے بھی خصوصی بنچ تشکیل دیا گیا ہے۔ انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف دائر چالیس دیگر اپیلوں کی سماعت کے لئے خصوصی بنچ تشکیل دے دیا گیا ہے جو تعطیلات کے دوران بھی 17-اگست سے روزانہ سماعت کرے گا۔ نواز شریف کے وکیل عزیز اللہ شیخ نے کہا کہ چالیس اپیلوں کی سماعت کے لئے صرف ایک بنچ کیا کرے گا؟- سپریم کورٹ نے دلائل سننے کے بعد فل بنچ کی تشکیل درست قرار دے دی۔

دوسری تنظیمیں بھی حزب کا ساتھ دیں

سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انہیں مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کی خبروں سے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ انہوں نے حزب المجاہدین کی طرف سے جنگ بندی کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ دوسری تنظیموں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔

پارلیمنٹ کی بحالی اور وسیع البنیاد حکومت

مسلم لیگ نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کو بحال کرکے، وسیع البنیاد حکومت بنا کر الیکشن کرائے جائیں مسلم لیگ کے انوار رامے نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لیگ بزرگ سیاستدانوں نوابزادہ نصراللہ خان کی دعوت پر 6-اگست کو لاہور میں بلائی گئی آل پارٹیز کانفرنس میں سیکرٹری جنرل سرانجام خان کی سربراہی میں تین رکنی ٹیم کے ساتھ شرکت کرے گی اس میں راجہ محمد ظفرالحق اور سید ظفر علی شاہ شامل ہوں گے۔ راجہ ظفرالحق کو فوری طور پر مسلم لیگ کا ترجمان بھی مقرر کردیا گیا۔

ڈیڈ لائن ختم ہوتے ہی

حزب المجاہدین کے سپریم کمانڈر صلاح الدین نے کہا ہے کہ اگر بھارت نے 8 اگست کی ڈیڈ لائن کی اندر مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے سہ فریقی مذاکرات پر رضامندی ظاہر نہ کی تو حزب نہ صرف جنگ بندی کا فیصلہ واپس لے لے گی بلکہ پہلے سے بڑھ کر تباہ کن کارروائیاں کرے گی۔

میری بے حرمتی کی کوشش کی گئی

معطل قومی اسمبلی کی رکن اور مسلم لیگ کی خاتون لیڈر بیگم تہمینہ دولتانہ نے عدالت کے سامنے اپنے دوپٹہ پھینک دیا اور کہا میری بے حرمتی کی کوشش کی گئی۔ ایڈیشنل سیشن جج نے ان کی ضمانت کی درخواست مسترد کردی۔ تہمینہ نے الزام لگایا کہ جیل میں حساس ادارے کے افراد نے ان کی بے حرمتی کی کوشش کی تھی۔

فضل الرحمٰن کو ویزا نہ ملنے کے خلاف مظاہرہ

جمیعت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن کو برطانوی ہائی کمشن کی طرف سے ویزا نہ ملنے پر ان کی پارٹی کے افراد نے مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر مولانا محمد احمد نے کہا کہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کرکے ہم دنیا کو امن کا پیغام دینا چاہتے تھے۔ مظاہرین اسلام آباد میں فارن آفس کے سامنے مظاہرہ کرنے کے بعد برطانوی ہائی کمشن گئے اور سیکیورٹی والے کو یادداشت پیش کی۔

آپ نے تین "ج" نکال دیئے

اے این پی کے اسفندیار ولی نے جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کے دوران کہا کہ آپ نے تین "ج" یعنی جنرل، جج اور جرنلسٹ احتساب سے نکال دیئے ہیں اسفندیار ولی نے چیف ایگزیکٹو کو کالا باغ ڈیم کے بارے میں اپنی جماعت کی مخالفت سے آگاہ کیا۔ اور احتساب کے بارے میں کہا کہ احتساب شفاف اور غیر جانبدارانہ نہیں ہو رہا۔

تحقیقات سے عدم دلچسپی بھارت قصوروار

پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کی تحقیقات سے عدم دلچسپی بھارت کو قصوروار ثابت کرتی ہے۔ بھارت کو حقائق جاننے سے نہیں محض پروپیگنڈے سے دلچسپی ہے۔ خود قتل عام کروا کے بھارت تحریک آزادی کو داغدار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

بانہال میں بھارتی کیمپ تباہ

مقبوضہ کشمیر کے علاقے بانہال میں مجاہدین نے ایک بھارتی کیمپ کو تباہ کر دیا۔ جھڑپوں میں البرق کا کمانڈر شہید ہو گیا۔ کیمپ پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ ڈپو بھی جل کر راکھ ہو گیا۔ درجن کے قریب فوجی ہلاک یا زخمی ہوئے دیگر علاقوں سے بھی جھڑپیں ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ ڈوڈہ ادھم پور اور پیر پنجال کے علاقوں میں بھارتی فوج نے گن شپ ہیلی کاپٹروں کی مدد سے زبردست آپریشن جاری رکھا۔

4 پاکستانی شہید کرنے کا دعویٰ

بھارت نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے کنٹرول لائن پر 4 پاکستانی فوجی شہید کر دیئے ہیں۔ بھارت نے بتایا ہے کہ کنٹرول لائن پر پاکستانی فوج سے دو مختلف مقامات پر جھڑپیں ہوئیں۔

کالاشاہ کاکو حادثہ 6 ہلاک

مرید کے سے شیخوپورہ جانے والی ایک ویگن کالاشاہ کاکو کے قریب سامنے سے آنے والے بے قابو ٹرک کی ٹکر سے ہولناک حادثے کا شکار ہو گئی۔ 4 خواتین سمیت 6-افراد جاں بحق ہو گئے۔ 16 زخمیوں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ 4 زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ دونوں ڈرائیور موقعے سے فرار ہو گئے۔

پردہ نشین سامنے آئیں

بزرگ سیاستدان نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ آل پارٹیز کانفرنس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والے پردہ نشین سامنے آئیں۔ چیف ایگزیکٹو سے فرداً فرداً ملنے والے مجھ سے اجتماعی طور پر مل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر اے پی سی کا اجلاس بلانا شرانگیزی ہے تو میں یہ کام ایوب یحییٰ اور ضیاء کے خلاف بھی کر چکا ہوں۔ عوام کی نمائندہ تمام جماعتیں اس میں شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 6-اگست کا اجتماع 12-اکتوبر کے بعد سب سے بڑا اجتماع ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میرے بس میں ہوتا تو نواز شریف اور بے نظیر کو اٹھا کر شریک کر لیتا۔ نوابزادہ نے بتایا کہ اس کانفرنس میں سپاہ صحابہ کو بلایا ہی نہیں گیا ان کی طرف سے انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

عبوری حکم کی استدعا مسترد

انور سیف اللہ کی طرف سے ضمانت کے لئے دو کروڑ زر ضمانت کو کم کرنے کے بارے میں سپریم کورٹ نے دونوں فریقوں کی طرف سے عبوری دادرسی کی درخواستیں مسترد کر دیں اور اٹارنی جنرل کو نوٹس جاری کر دیا۔ نیب کے پراسیکیوٹر نے کہا کہ ہائی کورٹ کو ضمانت منسوخ کرنے کا اختیار نہیں لہٰذا ضمانت منسوخ کی جائے۔

کلثوم نواز کی درخواست پر نوٹس

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس فلک شیر نے کلثوم نواز کی درخواست پر کہ انہیں اپنی پارٹی کے اسیروں سے ملاقات کرنے کی اجازت دی جائے ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔

ٹی وی اداکار محمود علی انتقال کر گئے

ٹیلی ویژن کے سینئر اداکار محمود علی گزشتہ روز عارضہ قلب سے انتقال کر گئے۔ وہ خاصے عرصے سے دل کے عارضے کی وجہ سے علیل تھے۔

طاہر سائیکل ایجنسی
بیرون حرم گیٹ ملتان
ڈیلرز: سہراب- ایگل- BMX-MTB
فون نمبرز: دکان 515281 گھر 221154

پلاسٹک، چینی، شیشے اور مٹی کے برتنوں پر
محدود مدت کیلئے سیل جاری ہے
سیل سیل سیل
نیز اچار کیلئے اعلیٰ کوالٹی کے مرتبان دستیاب ہیں
ذکی کراکری اینڈ پلاسٹک سٹور
بانو بازار اقصیٰ روڈ ربوہ فون رہائش 211751

ربوہ میں پروفیشنل ٹریننگ کا واحد بانی ادارہ
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس
سوفٹ ویئر ایکسپرٹ، ہارڈ ویئر انجینئر اینڈ سسٹم ڈویلپرز
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 دارالرحمت شرقی الف ربوہ (فون نمبر: 213343)
E-mail:icc@fsd.comsats.net.pk

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا- اصفہان- شجرکار- ویجی ٹیبل ڈائز- کوکیشن- افغانی وغیرہ
Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس
12 ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15
تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطبِ حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا- ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

CPL No. 61